Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Trade and Usury: An Islamic Critical Study

تجارت اور سود: ایک اسلامی تنقیدی مطالعہ

Dr. Muhammad Amin
Visiting Faculty Member, University of Layyah, Layyah
Uzma Yaseen
Visiting Faculty Member, University of Layyah, Layyah
Nadir Akram
BS Student, University of Layyah

Allah, the Almighty, is the Creator and Sustainer of the entire universe. The basic needs of man in his daily life are bread, clothing, and shelter. To fulfill these needs, man tries to earn money in various ways. Among these methods, trade is the purest, best, and highest. Usury is clearly forbidden in Islam because it is a curse that not only leads to moral evils such as economic exploitation, gluttony, greed, selfishness, cruelty, and self-interest, but is also a source of economic destruction.

Key Words: Islam, Trade, Advantages, Usury, Business, Forbidden.

تجارت کی برکات:

اللہ ربّ العزّت سارے جہاں کو پیدا کرنے والے اور پالنے والے ہیں۔ انسان کی شب و روز کی ضروریات میں بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا اور مکان ہیں۔ انہی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسان مختلف طریقوں سے پیسہ کمانے کی سعی و کوشش کرتا ہے۔ ان طریقوں میں تجارت سب سے پاکیزہ اور افضل و اعلیٰ طریقہ ہے۔

اسلام نے اپنے پیروکاروں اور ماننے والوں کو رِزق حاصل کرنے کے لئے کسی خاص ذریعہ معاش کو اپنانے کا پابند نہیں کیا، لیکن ہمیشہ جائز اور حلال ذریعہ اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خود اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے اور حلال روزی کمانے کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔ [1]

"کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہؒ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے۔"

تجارت کو افضل ذریعہ معاش قرار دینے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بذاتِ خود تجارت کی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے شراکت پر بھی تجارت فرمائی اور مضاربت پر بھی تجارت کی تھی۔ اعلانِ نبوت سے پہلے حضور ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہؓ تعالیٰ عنہا کے لئے مضاربت کے تحت تجارت کی اور عبد اللہؓ بن سائب رضی اللہؓ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی شراکت پر تجارت کی۔

حضرت عبد اللہؓ بن سائب رضی اللہؓ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں محمدؐ (ﷺ) کا شریکِ تجارت تھا۔ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے پہچانتے ہو؟"

عرض کیا: "کیوں نہیں! آپ تو میرے بہت اچھے شریک کار تھے، نہ کسی کو ٹالتے اور نہ کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے۔"[2]

حلال و جائز طریقہ سے رزق تلاش کرنا اور کمانا اللہؓ کو بہت پسند ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ [3]

ترجمہ: پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ، اور اللہؓ کا فضل تلاش کرو، اور اللہؓ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہؓ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں تم کو مناسب مال حاصل ہو جائے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں نے مال و دولت کی خاطر اسلام قبول نہیں کیا، میں نے دلی رغبت کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے اور اس مقصد کے لئے کہ مجھے نبی ﷺ کی معیت حاصل ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **يَا عَمْرُو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ**.[4]

"اے عمرو! نیک آدمی کے لئے حلال مال کیا ہی خوب ہوتا ہے۔"

آج کل یہ رواج عام ہے کہ تاجر حضرات خریدی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے جبکہ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اِرشادِ نبوی ہے:

مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ۔ [5]

"جس نے کسی مسلمان کا سودا واپس کر لیا، اللہؓ اس کی لغزشیں واپس کر لے گا۔" (یعنی معاف فرمادے گا)

تجارت انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے جو نہ صرف معیشت کو مستحکم کرتی ہے بلکہ سماجی اور روحانی پہلوؤں پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اسلام میں تجارت کو نہایت اہمیت دی گئی ہے، اور اسے حصول رزق کا ایک پسندیدہ ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں تجارت کی فضیلت اور اس کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ یہ عمل نہ صرف دنیاوی فائدے بلکہ اخروی کامیابی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

قرآن مجید میں تجارت کو جائز اور حلال روزگار کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، بشرطیکہ یہ اخلاقی اور شرعی حدود کے اندر ہو۔ اللہؓ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ [6]

ترجمہ: اللہؓ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

یہ آیت تجارت کے جواز اور سود کی ممانعت کے اصول کو واضح کرتی ہے۔ تجارت، جب دیانت داری اور عدل کے ساتھ کی جائے، تو یہ نہ صرف مالی ترقی بلکہ اللہؓ کی رضا کا سبب بھی بنتی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہؓ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ [7]

ترجمہ: تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم (حج کے دوران تجارت یا مزدوری کے ذریعے) اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو۔

مندرجہ بالا آیت اس وقت نازل ہوئی جب حج کے دوران تجارت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت ایک مبارک عمل ہے، بشرطیکہ اسے شرعی اصولوں کے مطابق انجام دیا جائے۔

احادیث مبارکہ میں بھی تجارت کی فضیلت کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔ [8]

"سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا"۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ تجارت، اگر دیانت داری اور امانت داری کے اصولوں کے مطابق کی جائے، تو انسان کو اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔

اللہؑ سے ڈرنے والوں اور سودا کرتے ہوئے سچ بولنے والے تاجروں کو پاک پیغمبر ﷺ نے خوش خبری دی ہے۔

رفاعہ رضی اللہؑ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: "وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عید گاہ کی طرف نکلے، آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھا تو فرمایا: "اے تاجروں کی جماعت! تو لوگ رسول اللہؑ ﷺ کی بات سننے لگے اور انہوں نے آپ کی طرف اپنی گردنیں اور نگاہیں اونچی کر لیں، آپ نے فرمایا:

إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ، وَصَدَقَ۔[9]

"تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے اس کے جو اللہؑ سے ڈرے نیک کام کرے اور سچ بولے"۔

یہ حدیث اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ مسلمان تاجر اپنے لین دین اور معاملات میں سچ بولیں اور نیکی کے جذبہ کے ساتھ اشیاء کی خرید و فروخت کریں۔

اسلامی تعلیمات میں تجارت کے لیے کچھ بنیادی اصول مقرر کیے گئے ہیں جو اس کی برکات کو مزید بڑھاتے ہیں:

1. **دیانت داری:** تجارت میں جھوٹ، دھوکہ اور فریب سے گریز کرنا ضروری ہے۔ جس چیز کی خرید و فروخت کی جارہی ہو اُس کی خوبیاں اور خامیاں سب واضح ہونی چاہیے۔
2. **حلال اور حرام کی تمیز:** تجارت میں صرف حلال اشیاء اور طریقے اختیار کیے جائیں۔ حرام چیز میں چاہے جتنا بھی منافع ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے۔
3. **عدل و انصاف:** خرید و فروخت میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔ چیز لیتے اور دیتے ہوئے پیمانہ ایک ہی ہونا چاہیے۔
4. **امانت داری:** وعدے کی پاسداری اور ناپ تول میں خیانت نہ کرنا۔

مزید تجارت کی برکتیں:

معاشی استحکام: تجارت معاشرے میں خوشحالی کا سبب بنتی ہے اور بے روزگاری کا خاتمہ کرتی ہے۔ ایک شخص کی تجارت کے ساتھ کئی دوسرے افراد کی روزی بھی منسلک ہوتی ہے۔

روحانی فائدہ: دیانت داری سے کی جانے والی تجارت اللہؑ کی رضا اور برکت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی تجارت روح کو افادیت اور سکون مہیا کرتی ہے۔

سماجی ہم آہنگی: انصاف پر مبنی تجارت لوگوں کے درمیان اعتماد اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے۔ اسلامی قوانین کے تحت تجارت کرنے والے افراد معاشرے میں عزت اور احترام پاتے ہیں اور لوگوں کی نظروں میں معزز ہوتے ہیں۔

اسلام نے تجارت کو ایک عبادت کے طور پر پیش کیا ہے، بشرطیکہ یہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں تجارت صرف دنیاوی فوائد کا ذریعہ نہیں بلکہ اخروی کامیابی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ مسلمان تاجروں کو چاہیے کہ وہ تجارت میں دیانت داری، انصاف اور حلال وحرام کی تمیز کو ملحوظ خاطر رکھیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔

اسلام میں تجارت کے بہت فضائل ہیں اور تاجر کے لئے بہت برکات ہیں لیکن یہ ساری برکات وفضائل اُسی تاجر کے لئے ہیں جو تجارت کو عبادت سمجھ کر اور اسلامی قوانین وضوابط کے تحت کرے، لیکن آج کل عموماً تاجر حضرات دھوکہ دہی اور مکر وفریب سے کام لیتے ہیں۔ اس بارے میں بڑی واضح وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہؓ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو گندم بیچ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کس حساب بیچ رہے ہو؟ اس نے قیمت بتائی، اسی اثناء میں نبی ﷺ پر وحی ہوئی کہ اس گندم کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھئے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس میں ہاتھ ڈالا تو وہ اندر سے گیلا نکلا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔ [10]

"دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں ہے"۔

دورِ حاضرہ میں تجارت کی برکات نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ تاجروں کا بے جا قسمیں کھانا اور اپنا سامان بیچنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینا ہے اور ایسے تاجروں کو فاجروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"عبد الرحمن بن شبل رضی اللہؓ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ: تاجر ہی فاجر لوگ ہیں۔ پوچھا گیا: اے اللہؓ کے رسول! کیا ایسی بات نہیں کہ اللہؓ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن یہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں تو گنہگار ہوتے ہیں"۔[11]

ہمارا ملک عزیز پاکستان معاشی لحاظ سے کسمپرسی کا شکار ہے۔ اگر ہم تجارت کی حقیقی برکات سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ہمارے ناپ تول کے پیمانے درست کرنے چاہئے۔ ایک طویل حدیث میں اِرشادِ نبوی ہے کہ؛

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ۔ [12]

"جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان کو قحط اور مشقت میں مبتلا کر دیا جائے گا، اور ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔"

رِزق کمانے کے جتنے بھی طریقے اور ذرائع ہیں اُن میں سب سے زیادہ نفع اور برکت تجارت میں رکھی گئی ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے ملازمت سے منع نہیں کیا لیکن ہمیشہ تجارت کو فروغ دیا ہے۔ قرآن وحدیث میں تجارت کی مثالیں دے دے کر آخرت کے واقعات اور اجر وثواب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اِرشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔ [13]

ترجمہ: جو لوگ اللہؓ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور جنہوں نے نماز کی پابندی کر رکھی ہے، اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے وہ (نیک کاموں میں) خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی نقصان نہیں اٹھائے گی۔

ایک اور جگہ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ • تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ • [14]

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کو پتہ دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہؓ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اپنے مال ودولت اور اپنی جانوں سے اللہؓ کے راستے میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہترین بات ہے، اگر تم سمجھو۔

ہمیں چاہئے کہ تجارت میں دلچسپی لیں اور اس کو اسلامی تعلیمات و شریعت کے قواعد و ضوابط کے مطابق کریں۔ تجارت کے ساتھ بہت سے دوسرے افراد کی روزی بھی منسلک ہوتی ہے۔ اللہؐ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کی سنت اور احکامات کے مطابق تجارت کو فروغ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سود کی تباہ کاریاں:

سود کو عربی زبان میں "ربا" کہتے ہیں۔ جس کا لغوی معنی ہے: بڑھنا، اِضافہ ہونا، بُلند ہونا۔

شرعی اصطلاح میں سود کی تعریف یہ ہے:

"قرض دے کر اس پر مشروط اِضافہ یا نفع لینا یاناپ تول کر بیچی جانے والی چیز کے تبادلے میں دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو ایسی زیادتی کا ملنا جو عوض سے خالی ہو اور عقد میں مشروط ہو۔"

مثلاً: رقم کے عوض رقم لینا' جیسے سو روپے کسی کو قرض دیا اور دیتے ہوئے یہ طے پایا کہ واپسی پر دو سو روپے دینے ہوں گے، یا قرض دے کر اس سے زائد کوئی فائدہ لینا۔

سود اسلام میں واضح طور پر حرام ہے کیونکہ یہ ایک ایسی لعنت ہے جس کی وجہ سے نہ صرف معاشی استحصال، مفت خوری، طمع و حرص، خود غرضی، شقاوت و سنگ دلی اور مفاد پرستی جیسی اخلاقی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں بلکہ اقتصادی تباہ کاریوں کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں سود سے منع کیا گیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ 15

ترجمہ: اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ، اور اللہؐ سے ڈرو، تا کہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

سود کو نہ صرف قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ سود کھانے والے اور سودی کاروبار کرنے والے کو اللہؐ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جنگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ • فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ 16

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہؐ سے ڈرو اور اگر تم واقع مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔ پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہؐ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔ اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

ظاہراً ایسا لگتا ہے کہ سود سے مال میں اِضافہ ہوتا ہے جبکہ سود بے برکتی اور مال میں نحوست کا باعث ہے۔ اسی طرح ظاہری طور پر لگتا ہے کہ صدقات و خیرات سے مال میں کمی ہوتی ہے جبکہ یہ مال کو پاک و صاف کرنے اور برکت کا موجب ہے۔ اللہؐ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔ 17

ترجمہ: اللہؐ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہؐ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو ناشکرا گنہگار ہو۔

جو لوگ سودی کاروبار کرتے ہیں یا اس طرح کے معاملات میں گواہ بنتے ہیں اُن کی حالت قیامت کے روز بڑی عجیب سی ہو گی جیسے کہ وہ مدہوشی کی سی کیفیت میں مبتلا ہوں۔ قرآن عظیم الشان میں اُنکی حالتِ زار کا نقشہ یوں بیان کیا گیا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ۔ 18

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے ہو گا کہ انہوں نے کہا تھا کہ: بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہؐ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک طویل حدیث میں حضور ﷺ نے سات مہلک چیزوں کا ذکر فرمایا اُن میں سے ایک سود بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَ مَا هُنَّ، قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. [19]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

احادیث میں سود سے منسلک لوگوں کو بڑے دردناک اور ذلت آمیز عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا. [20]

"جس رات مجھے معراج ہوئی، (اس سفر کے دوران میں) میرا گزر ایسے افراد کے پاس سے ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان (پیٹوں) میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو ان کے پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ سود کھانے والے ہیں۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ. [21]

"سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر (بڑا) ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

نہ صرف سود لینے والا بلکہ اس طرح کے معاملات میں گواہ بننے والے اور ان معاہدوں کو لکھنے والے بھی عذاب اور لعنت کے مستحق ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ؛

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ. [22]

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر، سود دینے والے پر، اس کے گواہوں پر اور اس کی تحریر لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

دورِ حاضرہ میں تو بعض گناہوں کو مُختلف نام دے کر پیش کیا جارہا ہے تاکہ وہ گناہ تصور ہی نہ کیے جائیں۔ سود کو منافع، نفع اور profit کا نام دیا جارہا ہے۔ اس طرح کے نام اور لیبل لگا کر سادہ لو مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا آكِلُ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ. [23]

"لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی شخص سود کھائے بغیر نہیں رہے گا۔ جو شخص سود نہیں کھائے گا اسے بھی اس کا گرد و غبار تو پہنچ ہی جائے گا۔"

یہ حدیث اس زمانہ میں آکر پوری ہو رہی ہے کہ لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلتا اور وہ منافع اور نفع کے نام پر در اصل سود کو اپنے پیٹ میں لے جا رہے ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سود کے بڑے برے اثرات اور نتائج ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں جس چیز کا بھی حکم دیا گیا اُس میں انسانیت کی بھلائی اور عزت ہی ہے خواہ وہ ظاہری طور پر مشکل لگے یا طبیعت پر گراں گزرے اور جس چیز سے بھی منع کیا گیا ہے اُس میں بد بختی اور دنیوی و اُخروی خسارہ اور نقصان ہے خواہ وہ ظاہری طور پر بھلی اور فائدہ مند ہی کیوں نہ لگے۔ سود آخرت میں عذاب اور پکڑ کا سبب ہے ہی لیکن اس دُنیا میں بھی تباہ کن اور ہلاکت آمیز انجام کا حامل ہے۔

اخلاقی نقصانات: سود کے بہت سے روحانی اور اخلاقی نقصانات ہیں۔ اگر سودی کاروبار کرنے والے افراد کو دیکھیں تو ان کی طبیعت اور مزاج میں کنجوسی، بخل، مادہ پرستی، سخت دلی اور مال وزر کی محبت وغیرہ جیسے گندے اوصاف رچے بسے ہوتے ہیں۔

سماجی نقصانات: سود کے سماجی نقصانات بھی بہت سے ہیں۔ جس معاشرہ میں سود کی شرح زیادہ ہو جائے وہ ایک گری پڑی اور پراگندہ سوسائٹی ہوتی ہے جس میں افراد ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھنے سے عاری ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ خوشحال لوگ اپنے ہی معاشرے کے بدحال اور تنگ دست لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور بغض رکھتے ہیں۔

سود تو دراصل پہلی کافر اور نافرمان قوموں کا شیوہ رہا ہے جو کہ آہستہ آہستہ مسلم قوموں میں سرایت کر گیا۔ قرآن کریم میں واضح حکم دیا گیا ہے؛

وَّ اَخْذِہِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُہُوْا عَنْہُ وَ اَکْلِہِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ مِنْہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ 24

ترجمہ: اور سود لیا کرتے تھے، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناحق طریقے سے کھاتے تھے۔ اور ان میں سے جو لوگ کافر ہیں، ان کے لیے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سود کا انجام ہمیشہ کمی اور قلت کی ہی طرف ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا وَ إِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ۔ 25

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سود جتنا مرضی بڑھتا جائے اس کا انجام ہمیشہ قلت کی طرف ہوتا ہے۔"

جب رسول ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں پر آپ ﷺ نے سود خور کو شدید عذاب میں مبتلا دیکھا،

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ، رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ، آكِلُ الرِّبَا. 26

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رات (خواب میں) میں نے دو آدمی دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس میں لے گئے، پھر ہم سب وہاں سے چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر آئے، وہاں (نہر کے کنارے) ایک شخص کھڑا ہوا تھا، اور نہر کے بیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ (نہر کے کنارے پر) کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ بیچ نہر والا آدمی آتا اور جونہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ کر مارتا جو اسے وہیں لوٹا دیتا تھا، جہاں وہ پہلے تھا۔ اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کنارے پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا اور وہ جہاں تھا وہیں پھر لوٹ جاتا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے جو فرشتے تھے) پوچھا، کہ یہ کیا ہے، تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا وہ سود کھانے والا انسان ہے۔"

سودی کاروبار کے ذریعے سے کمانے والوں کی کمائی اور روزی حرام ہے اور اُن کے مال سے صدقہ و خیرات بھی قبول نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَ إِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنْ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ۔ [27]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص پاکیزہ مال سے کوئی صدقہ نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے مگر وہ رحمن اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، چاہے وہ کھجور کا ایک دانہ ہو تو وہ اس رحمن کی ہتھیلی میں پھلتا پھولتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔"

سود خور کے لئے اس سے بڑی تباہی، خسارہ، بد بختی اور بد قسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ اس کی دعا ہی بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوتی۔

حدیث کا مفہوم ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے پیغمبران کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔" اور فرمایا: "اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔" پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: "جو طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے، (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہو گی۔[28]

سود خور نہ تو اچھا قرض دے سکتا ہے نہ اپنے قرض دار کو مہلت اور آسانی مہیا کرتا ہے۔ کسی قرض دار کی مجبوری یا مصیبت اُس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اپنے فائدے کے علاوہ مال خرچ کرنا اُس کی طبیعت پر گراں اور شاق گزرتا ہے جبکہ اسلامی تعلیمات میں لوگوں کی مصیبت دور کرنا اور ان کی مدد کرنا بڑا افضل کام ہے اور اس کی بڑی اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔ [29]

"جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

چونکہ سودی نظام میں گرا پڑا افراد اپنے مال و دولت کی ہوس اور محبت میں اس قدر مستغرق رہتا ہے تو اُسے اپنا ایک ایک روپیہ بڑا عزیز ہوتا ہے۔ وہ اپنے مال کا نقصان نہیں چاہتا اور کسی کو اپنا حق معاف بھی نہیں کرتا بلکہ تُرش رو اور بد اخلاق ہونے کی وجہ سے قرض داروں کو مہلت تک نہیں دیتا۔ اُس کے لیے تباہ ہونے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عطا اور نعمت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِرشادِ نبوی ہے کہ؛

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔ [30]

"جو شخص کسی تنگ دست (قرض دار) کو مہلت دے یا اس کا کچھ قرض معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔"

سود کی تباہ کاریوں کا اثر معاشرے کے ہر پہلو پر پڑتا ہے۔ یہ معاشی، سماجی، اور اخلاقی تباہ کاریوں کا باعث بنتا ہے۔

معاشی تباہ کاریاں:

1. معاشی عدم توازن: سود کی وجہ سے معاشی عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ پیسے کما رہے ہوتے ہیں وہ سود کی وجہ سے اپنا پیسہ کھو دیتے ہیں۔ سود پر قرض لینے والا شخص ساری زندگی بھی قرض ادا کرتا رہے تب بھی اس کی سود سے خلاصی ممکن نہیں ہوتی۔

2. قرض کی بڑھتی ہوئی رقم: سود کی وجہ سے قرض کی رقم بڑھتی جاتی ہے۔ یہ قرض دہندہ کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ قرض کی ادائیگی کر سکے۔

3. معاشی بحران: سود کی وجہ سے معاشی بحران پیدا ہوتا ہے۔ یہ بحران معاشرے کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ سود کی شرح میں اضافہ کی وجہ سے قرض دینے والا روز بہ روز امیر جبکہ قرض لینے والا دن بہ دن غریب اور لاچار ہوتا رہتا ہے۔

سماجی تباہ کاریاں:

1. غربت اور بے روزگاری: سود کی وجہ سے غربت اور بے روزگاری بڑھتی ہے۔ یہ لوگوں کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے اور اپنے خاندان کی کفالت کر سکیں۔

2. معاشرتی عدم توازن: سود کی وجہ سے معاشرتی عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ یہ معاشرے میں بہت سے مسائل کا باعث بنتا ہے۔

3. خاندانی مسائل: سود کی وجہ سے خاندانی مسائل بڑھتے ہیں۔ یہ خاندانوں کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کو سنبھال سکیں۔

اخلاقی تباہ کاریاں:

1. لالچ اور بے ایمانی: سود کی وجہ سے لالچ اور بے ایمانی بڑھتی ہے۔ یہ لوگوں کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے اخلاقی اصولوں پر قائم رہ سکیں۔ سود چونکہ ایک قبیح فعل ہے اور شیطان انسان کو لالچ اور بے ایمانی کے ساتھ اپنے جال میں قابو کر لیتا ہے پھر انسان سود کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے۔

2. غفلت اور بے پرواہی: سود کی وجہ سے غفلت اور بے پرواہی بڑھتی ہے۔ یہ لوگوں کے لیے بہت کٹھن ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔

3. معاشرتی بے حسی: سود کی وجہ سے معاشرتی بے حسی بڑھتی ہے۔ پھر یہ بہت دُشوار اور ناممکن سا ہو جاتا ہے کہ اپنے معاشرے کے لیے بہتر کام کر سکیں۔

اسلامی معاشی نظام ہی وہ نظام ہے جو ہمیں سود کی تباہ کاریوں سے بچا سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی معاشی نظام کو اپنا کر اپنے معاشرے کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کہ وہ ہمیں سود کی تباہ کاریوں سے بچنے کی توفیق دے اور ہمیں اسلامی معاشی نظام کو اپنانے کی ہمت دے۔

نتائج:

تجارت کے معاشی اور اخلاقی ہر طرح ے فوائد ہیں۔ ان میں سے چھ درج ذیل ہیں:

معاشی استحکام: تجارت معاشرے میں خوشحالی کا سبب بنتی ہے اور بے روزگاری کا خاتمہ کرتی ہے۔ ایک شخص کی تجارت کے ساتھ کئی دوسرے افراد کی روزی بھی منسلک ہوتی ہے۔

روحانی فائدہ: دیانت داری سے کی جانے والی تجارت اللہؑ کی رضا اور برکت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی تجارت روح کو افادیت اور سکون مہیا کرتی ہے۔

سماجی ہم آہنگی: انصاف پر مبنی تجارت لوگوں کے درمیان اعتماد اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے۔ اسلامی قوانین کے تحت تجارت کرنے والے افراد معاشرے میں عزت اور احترام پاتے ہیں اور لوگوں کی نظروں میں معزز ہوتے ہیں۔

اسلام نے تجارت کو ایک عبادت کے طور پر پیش کیا ہے، بشرطیکہ یہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں تجارت صرف دنیاوی فوائد کا ذریعہ نہیں بلکہ اخروی کامیابی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ مسلمان تاجروں کو چاہیے کہ وہ تجارت میں دیانت داری، انصاف اور حلال وحرام کی تمیز کو ملحوظ خاطر رکھیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔

سود کے معاشی، معاشرتی اور اخلاقی ہر طرح کے نقصانات ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

سود کے نقصانات

1. معاشی عدم توازن: سود کی وجہ سے معاشی عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ پیسے کمار ہے ہوتے ہیں وہ سود کی وجہ سے اپنا پیسہ کھو دیتے ہیں۔ سود پر قرض لینے والا شخص ساری زندگی بھی قرض ادا کرتا رہے تب بھی اس کی سود سے خلاصی ممکن نہیں ہوتی۔

2. قرض کی بڑھتی ہوئی رقم: سود کی وجہ سے قرض کی رقم بڑھتی جاتی ہے۔ یہ قرض دہندہ کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ قرض کی ادائیگی کر سکے۔

3. معاشی بحران: سود کی وجہ سے معاشی بحران پیدا ہوتا ہے۔ یہ بحران معاشرے کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ سود کی شرح میں اضافہ کی وجہ سے قرض دینے والا روز بہ روز امیر جبکہ قرض لینے والا دن بہ دن غریب اور لاچار ہوتا رہتا ہے۔

مصادر ومراجع

1. صحیح البخاری:2072
2. سیرت المصطفیٰ، جلد1، صفحہ:94
3. سورۃ الجمعہ:10
4. مسندِ احمد:17915
5. سنن ابو داؤد:3460
6. سورۃ البقرہ:275
7. سورۃ البقرہ:198
8. جامع ترمذی:1209
9. جامع ترمذی:1210
10. مسندِ احمد:7290
11. السلسلہ:1218
12. المستدرک للحاکم:8623
13. سورہ فاطر:29
14. سورۃ الصف:11-10
15. سورہ آل عمران:130

16. سورۃ البقرہ:279-278
17. سورۃ البقرہ:276
18. سورۃ البقرہ:275
19. صحیح البخاری:2766
20. سنن ابن ماجہ:2273
21. سنن ابن ماجہ:2274
22. سنن ابن ماجہ:2277
23. سنن ابن ماجہ:2278
24. سورۃ النساء:161
25. مسندِ احمد:3754
26. صحیح البخاری:2085
27. صحیح المسلم:2342
28. صحیح المسلم:2346
29. صحیح المسلم:6853
30. جامع ترمذی:1306